# انسانی شخصیت کے عناصر ترکیبی اور تعمیر شخصیت میں ان کا کردار

# Composite Elements of the Human Personality and Their Role in Personality Development

**Abdul Jabbar Bilal**
*Ph.D Scholar*
*Email: abduljabbarbilal@gmail.com*
**Prof. Dr. Muhiyudin Hashmi**
*Dean Faculty of Arabic and Islamic Studies, AIOU Islamabad*
*Email: mohyuddin.hashmi@aiou.edu.pk*

**ABSTRACT**
This article is about the part/elements of human personality, it refers to those elements from which a person's mood and character are formed, and on the basis of these elements, good or bad characteristics are created in a person. In the case of bad characteristics, the reformation, development & improvement of the human personality is also done by keeping these elements in front. In this research article, there are details of the various stages of human creation, which are related to the human body, and the compositional elements of human personality, which are related to his character and personality, and the impact of these stages on the human personality. The condition has been mentioned. The details of both are related to character and personality and the influence of these stages on human personality has been mentioned.

Also, the facts and actions of the elements of the human personality, soul, nafs, heart and intellect have been described, and then the state of these four elements becoming a part of the human personality and the process of creating personality traits or destroying personality through them, the causes. And the relationship between personality reform and improvement has been described.

## موضوع کا تعارف

شخصیت انسانی کے عناصر سے مراد وہ عناصر ہیں جس سے انسان کا مزاج و کردار تشکیل پاتا ہے اور انہی عناصر کی بنیاد پر انسان میں صفات محمودہ یا مذمومہ پیدا ہوتی ہیں۔ صفات مذمومہ کی صورت میں انسانی شخصیت کی اصلاح و تعمیر بھی انہی عناصر کو سامنے رکھ کر کی جاتی ہے۔ زیر نظر تحقیقی مضمون میں انسان کے مختلف تخلیقی مراحل جو کہ انسان کے جسم سے متعلق ہیں اور انسانی شخصیت کے عناصر ترکیبی جو کہ اس کے کردار و شخصیت سے متعلق ہیں ہر دو کی تفصیلات ہیں اور ان مراحل کے انسانی شخصیت پر اثر انداز ہونے کی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز انسانی شخصیت کے عناصر ترکیبی روح نفس

اور قلب و عقل کے حقائق اور اعمال بیان کئے گئے ہیں اور پھر ان چاروں عناصر کے انسانی شخصیت کا حصہ بننے کی کیفیت اور ان کے ذریعے سے تعمیر شخصیت یا تخریب شخصیت کے اوصاف پیدا ہونے کا عمل، اسباب اور اصلاح و تعمیر کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔

شخصیت کی تعمیر اس کی اصلاح میں مضمر ہے، شخصیت کی اصلاح ممکن نہیں تاقتیکہ اس کی مکمل پہچان اور معرفت نہ حاصل ہو جائے، اس معرفت سے یہ تلاش کرنا آسان ہو جائے گا کہ نقص کہاں ہے اور اس کی اصلاح و تعمیر کیسے ممکن ہے، قرآن کریم کا مخاطب چونکہ انسان ہے اور انسانوں ہی کی ہدایت کے لیے اللہ تعالی نے اسے نازل کیا ہے، جب اس کتاب میں انسان کی فلاح و فوز کے سارے اصول وضوابط اور طریقہ واسلوب موجود ہیں تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ انسانی شخصیت کا کامل فہم بھی اس میں موجود ہونا چاہیے اور یقیناً موجود ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(الانعام :129)

اس آیت مبارکہ میں جو ایک دوسرے پر درجات میں فوقیت کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں ہر طرح کا تفوق شامل ہے، نفس وروح، جسم وجان، علم وعرفان، شکل وصورت، قد کاٹھ، عادات واخلاق ہر اعتبار سے اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فوقیت سے نوازا ہے، گویا اس آیت کے مفہوم میں شخصیت انسانی کے فہم کی طرف بھی اشارہ ہے۔

قبل اس کے کہ ہم قرآن کریم سے شخصیت انسانی کے فہم کے متعلق قواعد کا تذکرہ کریں، پہلے ہم شخصیت انسانی کے عناصر ترکیبی کے متعلق بات کرتے ہیں کہ انسانی شخصیت کن عناصر سے مرکب ہے۔

## انسانی شخصیت کے عناصر ترکیبی

انسانی جسم کے عناصر ترکیبی کے متعلق اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ کسی نے جسم، روح، نفس، عقل اور دل کو عناصر ترکیبی کے طور پر ذکر کیا ہے اور کسی نے اس میں دماغ کا بھی داخل کیا ہے۔

انسان کے عناصر ترکیبی میں جسم اپنی تخلیق اول اور تخلیق ثانی ہر دو اعتبار سے قابل مطالعہ ہے کیونکہ تخلیق اول و ثانی ہر دو کے فطرتی اثرات انسانی کی ذات پر مرتب ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم تخلیق انسانی کی مراحل قرآن کریم کی روشنی میں ذکر کریں گے جن کی بدولت انسان کی شخصیت کے متعلق فہم میں مدد ملے گی۔

انسان کی تخلیق اور اس میں پائے جانے تخلیقی و فطرتی اوصاف محمودہ ومذمومہ قرآن میں ذکر کر دیے گئے ہیں۔ جن کے مطالعہ کی مدد سے شخصیت انسانی کی ایک مکمل خاکہ سامنے آجاتا ہے۔ تخلیقی اوصاف پر ہم روح و نفس اور قلب و عقل

کی فصول میں بات کریں گے۔ اس فصل میں زیادہ تر فطرتی اوصاف کا تذکرہ کیا جائے گا۔ جس سے انسان کے عمومی مزاج، طبیعت اور فطرت کے متعلق آگہی ملتی ہے۔ اور یہی آگہی تعمیر شخصیت میں ایک نشان منزل کی حیثیت رکھتی ہے۔

## انسان کی تخلیق:

انسان کی ابتدائی تخلیق مٹی سے ہوئی اور یہ کئی مراحل میں ہوئی اور پھر اس کی مستقل تخلیق اللہ تعالیٰ نے شوہر و بیوی کے ملے جلے نطفے سے مقرر کر دی۔ چونکہ ان تمام تخلیقی مراحل کا انسان کی شخصیت، طبیعت، مزاج اور اوصاف و اخلاق پر مکمل اثر ہے اس لیے تعمیر شخصیت کے لیے ان چیزوں کا فہم ایک پختہ بنیاد فراہم کرتا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الأَرْضِ، فَجَاءَ مِنْهُمُ الأَحْمَرُ وَالأَبْيَضُ وَالأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالحَزْنُ وَالخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ[1]

اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام زمین سے لی گئی ایک مشت مٹی سے پیدا فرمایا۔ سو آدم کی اولاد بھی اس کے مطابق وجود میں آئی، لہذا ان میں کچھ کے رنگ سرخ، کچھ سفید، کچھ کالے اور کچھ ان رنگوں کے درمیان ہیں۔ اور کچھ نرم و سہل طبیعت کے کچھ فطرتی غمگین اور کچھ گندے اور کچھ عمدہ لوگ ہیں۔

اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے انسان کی مٹی سے تخلیق کو اس کی رنگت اور عادات و اوصاف کا سبب بتایا ہے۔

قرآن کریم نے بھی انسان کے ان تخلیقی مراحل کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہ تخلیقی مراحل اعجاز قرآنی کا انتہائی عمیق پہلو رکھتے ہیں جن کی بدولت قرآن کی صداقت اور منزل من اللہ ہونا مزید متحقق ہو جاتا ہے۔ تخلیق انسانی کے پہلے اور دوسرے ہر دو مراحل کے متعلق یہ آیات جب نازل ہوئیں تو تب کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا جو انسان اول کی تخلیق کی یہ تفاصیل بتا سکے اور کوئی ایسی ٹیکنالوجی نہیں تھی جو ماں کے پیٹ میں بچے کے تخلیقی مراحل کو اس تفصیل اور صراحت سے بیان کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ابتدائی اور مستقل تخلیق کے متعلق بالاختصار مندرجہ ذیل دو آیات میں بیان کیا:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ﴾ [2]

"آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ان میں روح پھونکی گئی اور وہ چلتے پھرتے بشر ہو گئے۔"

ذیل میں موجود آیت میں اللہ تعالیٰ نے مٹی اور پھر نطفہ سے انسان کی تخلیق کا تذکرہ کیا۔

﴿أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا﴾ [3]

"کیا تم اس اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے تمہیں مٹی سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا اور پھر تمہیں ایک مکمل آدمی بنا دیا۔"

اس اختصار کے بعد قرآن کریم سے وہ آیات پیش کی جا رہی ہیں جن میں انسان کے ابتدائی تخلیقی مراحل کو بالترتیب بیان کیا گیا ہے۔

1. **تراب اور طین:** تراب سادہ مٹی کو کہتے ہیں اور جب اس میں پانی ملا دیا جائے تو اسے طین کہتے ہیں۔ عموماً زمین کی سطح پر تراب اور کھودائی کے بعد جب مٹی نمی والی آنا شروع ہوتی ہے تو اس پر "طین" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور جب مٹی میں پانی کا تناسب ایسا ہو جائے کہ یہ ہاتھوں کو چپکنے لگے تو اسے "طین لازب" کہتے ہیں۔

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ﴾ (4)

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھیں حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر اچانک تم بشر ہو، جو پھیل رہے ہو۔"

﴿إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ﴾ (5)

"بے شک ہم نے انھیں ایک چپکتے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔"

وقال ابن عباس رضي الله عنهما وعكرمة هو اللزج الجيد ، وقال قتادة هو الذي يلزق باليد.

"ابن عباس اور عکرمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اچھی طرح چپکنے والی مٹی اور قتادہ: وہ مٹی جو ہاتھوں سے چپکے"

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ﴾ (6)

"اور بلا شبہ یقیناً ہم نے انسان کو حقیر مٹی کے ایک خلاصے سے پیدا کیا۔"

موجودہ تحقیقات سے ثابت شدہ حقائق کی روشنی میں زمین میں مٹی کا پانی کے مقابل 29٪ ہے اور پانی 71٪ ہے۔ اور طین (مٹی و پانی کا مکسچر) کے لیے پانی اور مٹی (تراب) کی نسبت بھی یہی ہے۔ طین میں تراب کے تناسب کی طرح انسانی جسم میں ٹھوس اعضا (جو تراب کی نمائندگی کرتے ہیں) کی نسبت 29٪ ہے اور باقی 71٪ پانی ہے۔ البتہ عمر اور جنس کے اعتبار مقدار مختلف رہتی ہے جیسے انسانی جلد، خون اور داخلی اعضا میں بھی معمولی بدلاؤ رہتا ہے۔ (7)

2. **الحمأ المسنون:** طین کے بعد "حمأ مسنون" اور "صلصال" کا مرحلہ آتا ہے۔ "" اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص مہک یا بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور صلصال گیلی مٹی کے خشک ہونے کے بعد جب اس پر چلا جاتا ہے تو مٹی کے ٹوٹنے کی آواز آتی ہے۔ مٹی کی اس حالت پر "صلصال" کا اطلاق ہوتا ہے۔ ایک آیت میں "صلصال" کو "الفخار" سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس کا معنی ہے وہ مٹی جسے آگ یا حرارت پر پکایا گیا ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

"المسنون" وہ طین (گیلی مٹی) ہے جس میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔[8]

قتادہ کہتے ہیں:

"صلصال" وہ گیلی مٹی ہے جس کے کھنکھنانے کی آواز آنے لگے[9]

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ﴾[10]

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو ایک بجنے والی مٹی سے پیدا کیا، جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے تھی۔"

3. الصلصال: ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ﴾[11]

"اس نے انسان کو بجنے والی مٹی سے پیدا کیا، جو ٹھیکری کی طرح تھی۔"

امام طبری کہتے ہیں: "فخار" سے مراد یہ ہے کہ جب زمین پر بارش ہوتی ہے اور مٹی گیلی ہو جاتی پھر جب یہ مٹی خشک ہو جاتی ہے اور وحرارت کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اس کو آگ پر پکایا گیا ہو۔ اور اس خشکی کی وجہ سے جب اسے کچلا جاتا ہے تو کھنکھنانے کی آواز سنائی دیتی ہے۔[12]

4. التسویہ: "تسویہ" کے مرحلہ سے مراد جسمانی تخلیق کو ہر زاوئے سے مکمل کرنا ہے۔ شکل وصورت، قد کاٹھ، داخلی وخارجی اعضا، ہڈیاں گوشت وغیرہ تمام چیزیں اس مرحلہ میں شامل ہیں۔[13]

5. النفخ: "نفخ" وہ مرحلہ ہے جس میں اس کامل جسم میں روح پھونکی جاتی ہے جس سے اس میں زندگی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ وجود میں آجاتی ہے۔

﴿إِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ*فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ﴾[14]

"اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا بے شک میں ایک بشر ایک بجنے والی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں، جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے ہو گی۔ تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔"

تخلیق اول کے ان تمام مراحل کو اللہ تعالیٰ نے بالاختصار یوں ذکر فرمایا:

﴿وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا﴾[15]

"اور اللہ نے تمھیں زمین سے اگایا، خاص طریقے سے اگانا۔"

تخلیق ثانی میں انسان کو پانی سے پیدا کیا گیا۔ پانی سے مراد نطفہ (sperm) ہے۔

﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا﴾[16]

"اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر کو پیدا کیا، پھر اسے خاندان اور سسرال بنا دیا اور تیرا رب بے حد قدرت والا ہے۔"

مندرجہ ذیل آیت میں بتایا گیا کہ انسان کی پانی سے تخلیق مرد و خاتون کے ملے جلے نطفہ سے ہوئی۔

﴿إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾(17)

"بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک ملے جلے قطرے سے پیدا کیا، ہم اسے آزماتے ہیں، سو ہم نے اسے خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا بنا دیا۔"

امام طبری امام عکرمہ سے بیان کرتے ہیں: نطفہ امشاج سے مراد مرد و خاتون کے پانی (مادہ منویہ) کا مکسچر مراد ہے۔(18)

## مرحلہ احسن تقویم

جس طرح سے تخلیق اول کے مراحل کا اختتام "سویتہ" اور "نفخت فیہ من روحی" پر کیا جس میں اس تخلیق کی تکمیل و تحسین کا اشارہ ہے۔ اسی طرح "احسن تقویم" میں تخلیق کے ہر دو مراحل کی حسن و کاملیت کی طرف اشارہ ہے۔

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾(19)

"بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔"

ان تخلیقی مراحل کے بعد ہر انسان کو مخلوقات میں اعضا کی ترتیب اور شکل و صورت(20) کے اعتبار سے احسن تقویم میں پیدا کیا گیا۔

ان تخلیقی مراحل کے بیان سے یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ انسان اپنی تخلیق، اعضا کے جوڑ اور ترتیب، شکل و صورت اور جسمانی نظامہائے حیات کے اعتبار سے تمام مخلوقات پر فائق ہے اور سب سے بہترین تخلیق کا حامل ہے۔ قرآن کریم کی اس وضاحت میں اس طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ انسانی کی جسمانی تخلیق، شکل و صورت، قد کاٹھ، رنگ و نسل سے اس کی شخصیت پر کوئی منفی اثر مرتب نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ہی "احسن تقویم" کے اعزاز سے نواز دیا ہے۔ انسانی شخصیت کی خوبی یا خامی، اس کی تعمیر یا تخریب میں اس کی جسمانی تخلیق، رنگ و نسل اور قد کاٹھ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

## مکمل تخلیقی مراحل

مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں انسان تخلیق کے ہر دو مراحل کا تذکرہ موجود ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ﴾ (21)

"اے لوگو! اگر تم اٹھائے جانے کے بارے میں کسی شک میں ہو تو بے شک ہم نے تمھیں حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر ایک قطرے سے، پھر کچھ جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کی ایک بوٹی سے، جس کی پوری شکل بنائی ہوئی ہے اور جس کی پوری شکل نہیں بنائی ہوئی، تا کہ ہم تمھارے لیے واضح کریں اور ہم جسے چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر ہم تمھیں ایک بچے کی صورت میں نکالتے ہیں، پھر تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کوئی وہ ہے جو قبض کر لیا جاتا ہے اور تم میں سے کوئی وہ ہے جو سب سے نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے، تا کہ وہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ اور تو زمین کو مردہ پڑی ہوئی دیکھتا ہے، پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور ابھرتی ہے اور ہر خوبصورت قسم میں سے اگاتی ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے ان تخلیقی مراحل کو مزید تفصیل سے بیان کیا:

إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ[22]

"تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک پھر ایک بستہ خون کے صورت میں اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک ، لکھ لے۔ پھر اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے"

جسم اور اس کے تخلیق مراحل کے بعد شخصیت انسانی کے وہ عناصر ہیں جو اس کی ماہیت، قوی عقلیہ و حیوانیہ، محمودہ و مذمومہ سے متعلق ہیں۔ ان کے متعلق قرآنی نقطہ نظر سے تفصیلی بحث بعد کی دو فصول میں آئے گی۔ ذیل میں ان عناصر کا مختصر تعارف تحریر کیا جاتا ہے۔

**روح:** قرآنی نقطہ نظر سے جسم میں روح اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے جس کے متعلق علم کم دیا گیا ہے۔ روح کا اپنا ایک وجود ہے اور اسی سے حیات جسدی ہے۔ قرآن کریم میں روح کئی ایک معانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جس میں سے بنیادی معانی دو ہیں ایک روح انسانی جس کی وجہ سے حیات جسدی ہے اور دوسری وہ روح جس کی وجہ سے حیات قلبی، باطنی یا حیات روحی ہے جس کا نام وحی منزل یعنی وہ تعلیمات ہیں جو نبی مکرم ﷺ پر نازل کی گئیں۔

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾[23]

"اور وہ تجھ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دے روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمھیں علم میں سے بہت تھوڑے کے سوا نہیں دیا گیا۔"

اس آیت مبارکہ میں روح سے مراد وہ ہے جو سبب حیات جسدی ہے۔

﴿وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾[24]

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک روح کی وحی کی، تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے اور لیکن ہم نے اسے ایک ایسی روشنی بنادیا ہے جس کے ساتھ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں راہ دکھا تے ہیں اور بلاشبہ تو یقیناً سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر تا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں روح سے مراد وحی منزل ہے جو نبی مکرم ﷺ پر نازل کی گئی۔

فلاسفہ کی آراء روح کے سلسلہ میں مختلف ہیں:

ابن سینا کے ہاں روح وہ اجسام لطیفہ ہیں جو اخلاط کے بخارات سے مرکب ہیں جن کا منبع قلب ہے اور یہی اجسام قوی نفسانیہ وحیوانیہ کی بنیاد ہیں۔ روح کی دو اقسام ہیں ایک روح انسانی جسے عقل نظری بھی کہا جاتا ہے اور دوسری روح قدسی جسے ملکوت اعلی بھی کہتے ہیں۔[25]

ابوالھیثم نے سانس "تنفس" ہی کو روح قرار دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ انسان روح کی بدولت ہی سانس لیتا ہے۔ روح انسان کے سارے جسم میں جاری وساری ہے اور جب روح نکل جاتی ہے تو سانس بھی ختم ہو جاتا ہے اور سانس کے ختم ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔[26]

امام رازی کے نزدیک روح حادث ہے اور یہ ابتدائے فطرت میں علوم سے خالی ہوتی ہے پھر اس کے بعد روح کو علوم و معارف حاصل ہوتے جاتے ہیں۔ یہ حد نقصان سے بجانب کمال تغیر و تبدل کرتی رہتی ہے اور یہ تغیر و تبدل حادث ہونے کی علامت ہے، البتہ روح کی ماہیت اور کنہ وحقیقت سے مخلوق واقف نہیں ہے۔[27]

امام ابن القیم لکھتے ہیں:

تمام رسول اس بات پر متفق تھے اور ان کے ہاں یہ بات دین میں علوم ضروریہ میں سے تھی کہ روح حادث و مخلوق ہے اور اس کی پرورش و تدبیر کی جاتی ہے۔[28]

**نفس:** کچھ فلاسفہ کے ہاں نفس انسانی جسم اور اس کی قوی کی ترکیب کا نام ہے یا دوسرے لفظوں میں جسم و روح اور جسمانی وروحانی قوی کے مجموعہ کو نفس کا نام دیا جاسکتا ہے۔

ابن رشد کہتے ہیں:

أن النفس صورة لجسم طبيعي آلي، وذلك أنه إذا كان كل جسم مركب من مادة وصورة، وكان الذي بهذه الصفة في الحيوان هو النفس والبدن[29]

"نفس ایک تکنیکی طبعی جسم کی صورت کا نام ہے۔ کیونکہ جب ہر جسم مادہ اور صورت سے مرکب ہوتا ہے تو حیوان میں یہ ترکیب نفس وبدن سے بنتی ہے۔"

اس کے بعد امام ابن رشد اس رسالہ میں نفس اور اس کی مختلف قوی مثلا قوت غاذیہ، قوت حساسہ، قوت ناطقہ اور ان کے احوال اور تفصیلات کے متعلق بحث کرتے ہیں۔

اور کچھ فلاسفہ کے ہاں نفس ان مذموم صفات کا نام ہے جو انسان میں حیوانی قوی کا منبع ہیں اور عقل کے منافی ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نفس کا اطلاق دو چیزوں پر کیا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ مذموم صفات جو حیوانی قوی انسان میں پائی جاتی ہے جو عقل وشعور کی صفات کے خلاف ہوتی ہیں۔ صوفیا کے ہاں نفس انہی معانی میں لیا جاتا ہے۔ صوفیا کے ہاں مشہور مقولہ "من أفضل الْجِهَاد أَن تُجَاهِد نَفسك" میں نفس سے مراد یہی نفس لیا جاتا ہے۔ جب کہ نفس کا دوسرا اطلاق آدمی کی حقیقت اور اس کی ذات پر کیا جاتا ہے۔ کہ ہر چیز کا نفس اس چیز کی حقیقت اور وہ جوہر ہے جو معقولات کا محل ہے اور یہی عالم ملکوت ہے۔ نفس مطمئنہ کا اطلاق اسی عالم ملکوت کی ایک صورت ہے۔[30]

**قلب:** ابن فارس قلب کا لغوی معنی کسی چیز کا خالص وعمدہ ترین حصہ لیتے ہیں۔[31]

اسی طرح قلب کا ایک معنی "تحویل الشیء عن وجھ "یعنی کسی چیز کا اپنے چہرے سے پھر جانا یا پلٹ جانا۔[32]

قلب کو قلب اس کی کیفیات کے تیزی سے بدلنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

امام جرجانی قلب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ سینے کی بائیں جانب صنوبری شکل کی ایک لطافت ہے اور یہی انسان کی حقیقت ہے۔ حکیم اسے نفس ناطقہ، روح باطنہ اور نفس حیوانیہ مرکبہ کا نام دیتا ہے۔ اسی میں قوت ادراک وعلم ہے، اس کی شریعت میں مخاطب ومکلف قرار دیا گیا ہے اور اسی کی بنیاد پر عتاب ہے۔[33]

اہل علم میں سے کچھ نے قلب کو محل عقل اور کچھ نے عقل ہی قرار دیا ہے۔

امام کفوی لکھتے ہیں:

"ذهب الشافعي وأكثر المتكلمين إلى أن محل العقل هو القلب، وهو مستعد لأن تنجلي فيه حقيقة الحق في الأشياء كلها"

امام شافعی اور اکثر متکلمین کا رجحان یہ ہے کہ قلب ہی محل عقل ہے۔ تمام اشیاء میں حقیقت حق کی تجلی کے لیے یہی عضو مستعد رہتا ہے۔[34]

امام ابن جوزی قلب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هو محل النفس والعقل والعلم والفهم والعزم. وسمي قلبا لتقلبه في الأشياء بالخواطر والعزوم والاعتقادات والإرادات[35]

"یہ علم و فہم، عقل و عزم اور نفس کا محل ہے۔ افکار و عزائم، اعتقادات و ارادوں میں اس کے بدلتے رہنے کی وجہ سے اس کا نام "قلب" رکھا جاتا ہے۔"

امام ابن تیمیہ عقل اور قلب کو واضح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

إذا كان العقل مناط التفكير والتدبر والتذكر ونحو ذلك، فإن القلب محل الإيمان والمحبة والخشوع والخشية ونحو ذلك مما يسمى أعمال القلوب[36]

"جب عقل تفکیر و تدبر اور تذکیر وغیرہ کے لیے ایک مدار ہے تو قلب ایمان و محبت، خشوع و خشیت وغیرہ جن کو اعمال القلوب کا نام دیا جاتا ہے، کا محل ہے۔"

**عقل:** عقل لغوی طور پر روکنا، منع کرنا اور یاد کرنا کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ قلب اور دیت کے معانی میں بھی بولا جاتا ہے۔ لغوی معنی کے اعتبار سے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عقل انسان کو بری اور نقصان دہ چیزوں سے روکتی ہے۔[37]

اور اصطلاحی طور پر عقل کی تعریف امام غزالی، امام سرخسی اور امام کفوی کے ہاں قریب قریب ہے:

"عقل ذہن میں جمع شدہ معانی ضروریہ کا مجموعہ ہے جس سے قیاس و قضایا جنم لیتے ہیں اور معقولات کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں"[38]

ابو نصر فارابی کے ہاں عقل انسان میں قوت ناطقہ محمودہ کا منبع ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

إِن لكل شخص من أشخاص النَّاس قوتين أَحدهمَا ناطقةوَالْأُخْرَى بهيميةوَلكُل وَاحِدَة مِنْهُمَا إِرَادَة وَاخْتِيَار-

"نصر فارابی کہتے ہر شخص میں دو قوتیں ہوتی ہیں ایک قوت ناطقہ اور دوسری قوت بہیمیہ اور ہر قوت ارادہ و اختیار رکھتی ہے۔"

مزید لکھتے ہیں: قوت بہیمیہ غذا و شہوات سے متعلق جلد ملنے والی لذات منبع ہے جب کہ قوت نطقیہ علوم اور صفات محمودہ کا منبع ہے۔ انسان پہلے پہل حیوانوں کے مطابق ہی ہوتا ہے اور اس پر قوت بہیمیہ غالب ہوتی ہے یہاں تک کہ اس میں عقل پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کی بدولت اس میں قوت ناطقہ مضبوط ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان کو اس سلسلہ میں غافل نہیں ہونا چاہیے کہ جب جب اس میں قوت بہیمیہ سر اٹھائے وہ اسے علم و عقل کے ساتھ اسے دبائے اور پوری تیاری کے ساتھ اس کے جوش کو ٹھنڈا کرے۔[39]

کچھ فلاسفہ اسلام عقل کی کوئی ایک تعریف کرنا یا کسی ایک چیز پر اس کا اطلاق کرنا نامناسب خیال کرتے ہیں، امام غزالی انہی میں سے ہیں۔ وہ عقل کی کوئی ایک تعریف کرنے کی قباحت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"عقل کا اطلاق کئی ایک معانی پر ہوتا ہے جیسے علوم ضروریہ پر۔ اس طرح مادہ غریزہ پر جس کی بدولت انسان علوم نظریہ کے ادراک کے قابل ہوتا ہے۔ اس طرح تجربہ سے حاصل ہونے والے علوم پر عقل کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح سنجیدگی و متانت اور پر سکون طبیعت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اسی سے اپنی گفتار و کردار میں وقار و سکینت والے شخص کو عاقل کیا جاتا ہے۔ علم و عمل جمع کرنے والے کو بھی عاقل کا نام دیا جاتا ہے"[40]

امام ابن القیم نے عقل کے ہر دو اقسام، عقل غریزی اور عقل مکتسب کو واضح کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: عقل کی دو اقسام ہیں۔

**عقل غریزی:** جو ابو العلم ہے اور مربی اور نتیجہ آور ہوتی ہے۔

**عقل مکتسب:** جس کا اکتساب ہو سکتا ہے اور یہ علم کی اولاد اور اس کا ثمرہ ہے

جب یہ دونوں طرح کی عقل کسی بندہ میں جمع ہو جاتی ہیں تو یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ اس سے نواز دے، اسی کے توسط سے سعادتیں ہر طرف سے در آتی ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک عقل بھی مفقود ہو تو پھر ایسے شخص سے جانور بہتر حال میں ہوتے ہیں۔[41]

## مضمون کا خلاصہ

1. انسان کی تخلیق زمین کے مختلف حصوں سے مٹی لے کر کی گئی۔ جو انسان کی طبیعت، مزاج اور رنگت کے مختلف ہونے کی بنیاد بنی۔
2. انسان میں ایک اور خصوصیت بھی پائی جاتی ہے کہ وہ flexible ہے۔ حالات واقعات موسم کے اعتبار سے خود کو adjust کر لیتا ہے، اور ماحول کا بہت اثر قبول کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کی شخصیت بھی اپنے ماحول کے اثرات کو قبول کرنے والی ہے۔
3. شخصیت انسانی جن اثرات کو قبول کرتی ہے وہ اثرات ظاہری و باطنی یا دوسرے الفاظ میں داخلی (internal) بھی ہوتے ہیں اور خارجی (external) بھی ہوتے ہیں۔
4. انسانی شخصیت کے عناصر ترکیبی انسان میں صفات محمودہ و صفات مذمومہ ہر دو کے انسانی شخصیت کا حصہ بننے کا باعث بنتے ہیں۔

# مصادر اور مراجع


۱۔ ترمذی/ ابو عیسی محمد بن عیسی، جامع الترمذی، حدیث:2955، دار السلام للنشر والتوزیع.

Tirmidhi, Abu Esa Muhammad bin Esa, Jami` at-Tirmidhi, Hadees:2955, Darussalam Publishers.

۲۔ الروم 20:30

Al-Rum 30:20

۳۔ الکہف 22:18

Al-Kahf 18:22

۴۔ الروم 20:30

Al-Rum 30:20

۵۔ الصافات 11:37

As-Saffat 37:11

۶۔ المؤمنون 22:23

Al-Mu'minun 23:22

۷۔ Watson, P. E.; Watson, I. D.; Batt, R. D. (January 1980). "Total body water volumes for adult males and females estimated from simple anthropometric measurements" (PDF). The American Journal of Clinical Nutrition. 33 (1): 27–39.doi:10.1093/ajcn/33.1.27.

۸۔ طبری، ابو جعفر، محمد بن جریر طبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ص ۲۴، ج ۲۲، دار التربیۃ والتراث، مکہ

Tabari, Abū Jaʿfar Muḥammad ibn Jarīr Al-Ṭabarī, Jāmiʿ al-bayān ʿan taʾwīl āy al-Qurʾān, page:24 Volume:22 Darul Tarbia Wa Turaas, Makkah.

۹۔ ایضاً، ص ۲۴، ج ۲۲

Ibid

۱۰۔ الحجر 26:15

Al-Hijr 15:26

۱۱۔ الرحمن 14:55

Ar Rahman 55:14

۱۲۔الطبری،ابو جعفر، محمد بن جریر طبری، تفسیر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ص۲۴،ج۲۲،دار التربیۃ والتراث،مکہ

Tabari, Abū Ja῾far Muḥammad ibn Jarīr Al-Ṭabarī, Jāmi῾ al-bayān ῾an ta᾽wīl āy al-Qur᾽ān Darul Tarbia Wa Turaas,Makkah, page:24 Volume:22.

۱۳۔ایضاً، ص۲۳۸،ج۲۱

Ibid

۱۴۔الحجر 15:28،29

Al-Hijr 15:28,29

۱۵۔نوح 17:71

Nuh 71:17

۱۶۔الفرقان 54:25

Al-Furqan 25:54

۱۷۔الإنسان 02:76

Al-Insan 76:02

۱۸۔الطبری،ابو جعفر، محمد بن جریر طبری، تفسیر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ص۸۹،ج۲۴،دار التربیۃ والتراث،مکہ

Tabari, Abū Ja῾far Muḥammad ibn Jarīr Al-Ṭabarī, Jāmi῾ al-bayān ῾an ta᾽wīl āy al-Qur᾽ān Darul Tarbia Wa Turaas,Makkah, page:89 Volume:24.

۱۹۔التین 04:95

At-Tin 95:04

۲۰۔الطبری،ابو جعفر، محمد بن جریر طبری، تفسیر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ص۵۰۷،ج۲۴،دار التربیۃ والتراث، مکہ

Tabari, Abū Ja῾far Muḥammad ibn Jarīr Al-Ṭabarī, Jāmi῾ al-bayān ῾an ta᾽wīl āy al-Qur᾽ān Darul Tarbia Wa Turaas,Makkah, page:507 Volume:24.

۲۱۔الحج 05:22

Al-Hajj 22:05

۲۲۔بخاري/ محمد بن إسماعيل أبو عبد الله، صحيح البخاري، حديث:52 ج1، ص20، السلطانية، بالمطبعة الكبرى الأميرية، ببولاق مصر، 1311ھ۔

Bukhārī , Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī , Abu Abdullah, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī Hadees:52 Volume:1 page:20, Al-Sultaniyya, Al-Kubra Al-Amiri Press, Bulaq, Misar,1311.

۲۳۔ الاسراء 85:17

Al-Isra 17:85

۲۴۔ شوری 52:42

Shūrā 42:52

۲۵۔ شہرستانی / محمد احمد شہرستانی، ص ۵۷۴، الملل والنحل، ابن سینا / ابو علی ابن سینا، ص ۴۵، تسع رسائل فی الحکمۃ والطبیعات، مطبعۃ الجوانب، قسطنطیۃ

Shahristani / Mohammad Ahmad Shahristani, Al-Milal wa al-Nihal, page:574, Ibn Sina / Abu Ali Ibn Sina,Tisu Rasail fi alhikmah wa tabiyaay, matbatul jawanib,Qustuntuniya.

۲۶۔ معارف اسلامیہ / اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص ۴۲۳، ج ۲۲، شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ پنجاب یونی ورسٹی، لاہور

Muarif islamia / urdu daira Muarif islamia page:423 Volume:22 shoba urdu daira Muarif islamia. Punjab University, Lahore.

۲۷۔ ایضاً، ص624، ج22

Ibid page:624,Volume:22

۲۸۔ ابن القیم، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر، الروح، ص:144، دار ابن کثیر

Ibn Qayyim, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Abī Bakr, Al-Rouh, page:144, Dar Ibn Katheer.

۲۹۔ ابن رشد الحفید / أبو الولید محمد بن أحمد بن رشد القرطبي، ص3، رسالۃ النفس، تاریخ النشر بالشاملۃ:1431

Ibn Rushd, Alhfeed / Abu al-Walid Muhammad bin Ahmad bin Rushd al-Qurtubi, page:3,Risala tul Nafas, 1431.

۳۰۔ غزالي / أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي، ص15، معارج القدس في مدراج معرفۃ النفس، دار الآفاق الجدیدۃ۔ بیروت، 1975

Ghazali / Abu Hamid Muhammad bin Muhammad al-Ghazali al-Tusi,page:15, Maaraj ul Qudus fi Midraj Marfati al Nafas, Darul Afaaq al jadida,Bairot,1975.

۳۱۔ ابن فارس، ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا، مقاییس اللغۃ، ۵ / ۱۷ دار الفکر للنشر والطباعۃ والتوزیع

Ibn Faris, Abu Al-Hussein Ahmad bin Faris bin Zakaria,Maqayisul Lugha , Volume:5 Page:17, Dar Al-Fikr linnashri wa tozeeh.

۳۲۔ابن منظور، ابو الفضل، جمال الدین، محمد بن مکرم، ابن منظور الافریقی، لسان العرب، ۵/ ۳۷۱۳ دار الکتب العلمیۃ

Ibn Manzoor, Abu al-Fadl, Jamal al-Din, Muhammad bin Makram, Ibn Manzoor al-Afriqi,Lisaanul Arab,volume:5 page:3713,Darul kutub Al Ilmya.

۳۳۔الجرجانی، علی بن محمد، الشریف الجرجانی، التعریفات،، ص،178، دار الکتب العلمیۃ

Al-Jurjani, Ali bin Muhammad, Al-Sharif Al-Jurjani, Al Tareefaat, page:178, Darul kutub Al Ilmya.

۳۴۔الکفوی، أبو البقاء الكفوي، الكليات، ص619. مؤسسۃ الرسالۃ

Al-Kafawi, Abu Al-Baqa Al-Kafawi,Al kulliyaat,page:619,Muassatulrisalah.

۳۵۔ابن الجوزي، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن الجوزی، نزھۃ الأعین النواظر،: ص ٤٨٢ . دار الکتب العلمیۃ

Ibn al-Jawzi, Jamal al-Din Abu al-Faraj Abd al-Rahman al-Jawzi,Nuzhatul Al Ayununwazir,page:482, Darul kutub Al Ilmya.

۳۶۔ابن تیمیہ، شیخ الاسلام، تقی الدین، احمد بن تیمیہ الحرانی، مجموع الفتاوی،:10/ 06، دار الوفاء

Ibn Taymiyyah, Sheikh of Islam, Taqi al-Din, Ahmad Ibn Taymiyyah al-Harrani,Majmoo ul Fatawah, Volume:10 page:06,Darulwafa.

۳۷۔ابن منظور، ابو الفضل، جمال الدین، محمد بن مکرم، ابن منظور الافریقی، لسان العرب، ص۴۵۸، ج۱۱، دار الکتب العلمیۃ

Ibn Taymiyyah, Sheikh of Islam, Taqi al-Din, Ahmad Ibn Taymiyyah al-Harrani,Lisaan Ul Arb,page:458, Volume:11,Darulkutub ul Ilmya.

۳۸۔اصول السرخسی، ص۳۴۷، ج۱، دار المعرفہ۔ احیاء علوم الدین للغزالی، ص۸۵، ج۱، دار المعرفہ۔

Usool ul Sarkhasi,page:347,Darulmarifa,Ihaau Uloom Al Deen,Ghazali ,page:85,volume:1 ,DarulMarifa

۳۹۔الفارابي / ابو نصر محمد بن محمد بن طرخان الفارابي، ص8-9، مجموع في السياسة، المحقق: د. فؤاد عبد المنعم أحمد، مؤسسة شباب الجامعة -الإسكندرية، ١٤٣١ (40)- الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد الغزالی، المستصفی من علم الاصول، ص۲۳، ج۱، دار احیاء التراث العربی

Al-Farabi / Abu Nasr Muhammad bin Muhammad bin Tarkhan Al-Farabi,page: 8-9, Majmul fi Syasah, Muhqqiq, Fouad Abdel Moneim Ahmed, Muassash Shabab ul Jamia al askandrya,

page:40, 1431. Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad bin Muhammad Al-Ghazali, Al-Mustasfa min Ilmil Usool, page:23,Daru Ihyai Turas al arabi.

۴۰۔ابن القیم، شمس الدین، ابو عبداللہ، محمد بن ابی بکر، ابن قیم الجوزیہ، مفتاح دار السعادۃ، ص۱۱۷، ج۱، دار الکتب العلمیہ

Ibn Qayyim, Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Abī Bakr, Ibn Qayyim al-Jawziyya, Miftah Dar as-Sa'adah,page:117,volume:1,Darulkutubul,Ilmiya.